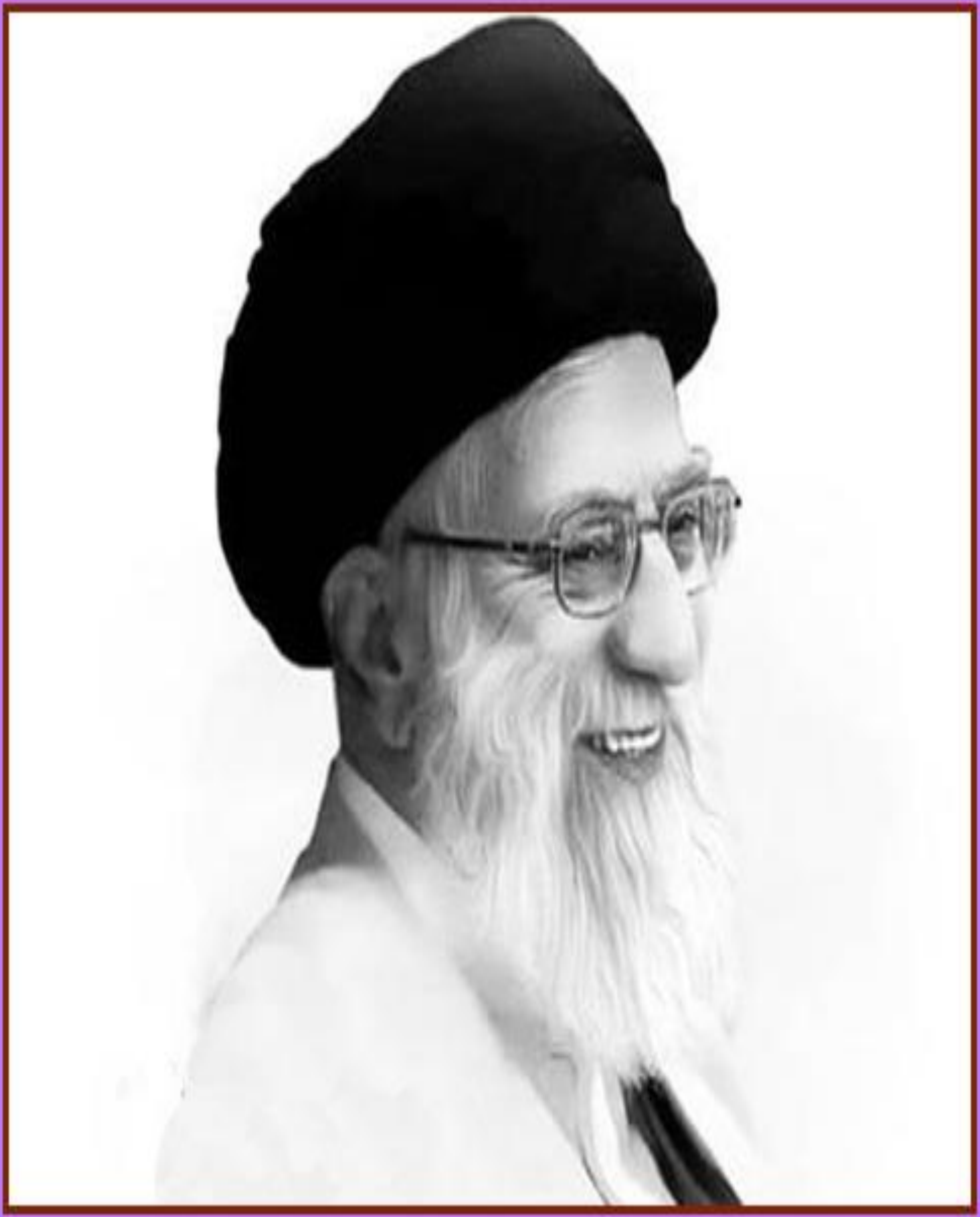

آثار و افکار رہبری اور ہماری ذمہ داریاں

مجموعہ مضامین اور کتابوں کے مختصر تعارف کا مجموعہ

اہتمام اشاعت :

انما پبلشرز پاکستان

فہرست مطالب :

اداریہ

رہبر انقلاب کے افکار اور ہمارا معاشرہ

رہبر انقلاب کے افکار کی جامعیت اور ترویج کی ضرورت

انقلاب کے دوسرے مرحلے یعنی بیانیہ گام دوم پر ایک نظر

رہبر انقلاب کی نظر میں تحقیق کی اہمیت

رہبر معظم کی نظر میں سوشل میڈیا کا کردار

رہبر معظم انقلاب کی اردو زبان میں کتب کا تعارف

اداریہ

دنیا کے مفکرین، ماہرین اور صاحب فکر و نظر اور دانشوروں کے افکار و نظریات کسی خاص قوم یا ملک تک محدود نہیں بلکہ اگر انسانی مسائل کا حل اس نظریے میں موجود ہے تو یہ انسانیت کا سرمایہ ہے، یہی وجہ ہے کہ قدیم زمانے سے آج تک فلسفی، تعلیمی، سیاسی، اقتصادی، تعلیمی و تربیتی اور فکری نظریات سے بشریت استفادہ کرتی آئی ہے، جس کی واضح مثال ان مفکرین کی کتابوں اور نظریات کا مختلف زبانوں میں ترجمہ ہونا اور ان پر تحقیقی اداروں میں ہونے والی ریسرچ ہے۔ جس کے ذریعے ان کے تجربات سے استفادہ کیا جاتا ہے۔

اسلامی مفکرین چاہے وہ کسی بھی ملک، مسلک یا خطے سے تعلق رکھتے ہوں، ان کے افکار بھی پوری امت کا سرمایہ ہیں جن پر مسلم مفکرین اور اہل قلم کو توجہ دینی چاہیئے۔

عالم اسلام کی بلند پایہ شخصیات و مصلحین جیسے سید جمال الدین افغانی، سید ابو الاعلی مودودی، سید قطب، سید حسن البنا، محمد عبدہ، امام خمینی، استاد مطہری اور سید باقر الصدر سمیت سینکڑوں ایسی اسلامی شخصیات عالم اسلام کے گوشہ و کنار میں وجود میں آئیں جن کے افکار سے ہر طبقۂ فکر مستفید ہو رہا ہے۔

انہی اہم شخصیات میں سے ایک اہم شخصیت آیت اللہ خامنہ ای ہیں، جنھوں نے اپنی جوانی کے آغاز سے ہی عالم اسلام کی تحریکوں اور اسلامی مفکرین کا بغور مطالعہ کیا۔ خصوصاً مصر کی اور برصغیر کی اسلامی تحریکوں اور استعمار کے خلاف جدوجہد اور قائدین سے آپ کو خصوصی دلچسپی تھی، اسی وجہ سے آپ نے برصغیر کی آزادی میں مسلمانوں کے کردار اور اقبال بلند ستارہ مشرق جیسے افکار کو فارسی میں پیش کر کے مسلمانوں میں بیداری کی کوشش کی۔

مصر کے معروف مفکر سید قطب کی کتابوں کا بھی آپ نے فارسی میں ترجمہ کیا یہ آپ کی وسیع النظری، آفاقی سوچ اور انتہائی گہری نظر کی علامت ہے کہ زبان و مسلک اور نظریے کے اختلاف کو حقیقت تک پہنچنے میں رکاوٹ نہیں سمجھتے اور علمی تبادلہ اور مسلم مفکرین کے افکار سے بلا تعصب اسلامی معاشرے کے لیے استفادہ کو آپ ضروری سمجھتے ہیں۔

انقلاب اسلامی ایران کے اہم ستون کی حیثیت سے ہر قسم کی مشکلات کا مقابلہ کیا، معاشرے میں آگاہی اور اسلامی بیداری کے ساتھ عملی طور پر سختیاں برداشت کیں اور انقلاب کی کامیابی کے بعد وزارت دفاع اور صدر مملکت جیسے عہدوں سے ہوتے ہوئے رہبریت کا منصب سنبھالا اور اس کے بعد سے ملک کی رہنمائی کے حوالے سے اپنا بھرپور ادا کر رہے ہیں۔

ایک فقیہ، مفکر اور صاحب نظر شخصیت ہونے کے لحاظ سے مختلف میدانوں میں آپ کے نظریات، تجزیئے اور مؤقف انتہائی اہمیت کے حامل ہیں جس پر اہل علم و دانش کو توجہ دینی چاہیئے۔

رہبر انقلاب کے نظریات اسلامی معاشرہ اور امت مسلمہ کی سربلندی، ترقی و پیشرفت اور مسائل کے حل کے لئے انتہائی راہ گشا ہیں۔

رہبر انقلاب کے افکار اور ہمارا معاشرہ

تحریر : محمد بشیر دولتی

تمہید

استعمار اس وقت دنیا کو میڈیا اور اپنے آلہ کاروں کے ذریعے سے کنٹرول کر رہا ہے۔ استعماری اہداف کے لئے میڈیا ہی کے ذریعے ذہن سازی، فرد سازی اور معاشرہ سازی کیا جا رہا ہے۔ استعماری بیانیے کو دجالی میڈیا کے ذریعے قبول عام بنا کر کسی بھی معاشرے کے رہن سہن، تہذیب و تمدن، ثقافت اور حکومت کو تبدیل کیا جاتا ہے۔ استعماری طاقت کے مقابل میں بیانیہ بنانا اور اسے قبول عام بنانا ناممکن کی حد تک مشکل ہے۔ چونکہ استعماری سوچ اور نقشے کے خلاف بیانیہ اور نظریہ بنانے کے لئے ایک مضبوط پاور بینک کا ہونا پھر اس بیانیہ یا نظریے کو قبول عام بنانے کے لئے میڈیا اور طاقت کا ہونا ضروری ہے۔ مضبوط پاور بینک نہیں ہے تو ایک عظیم ہمہ جہت بابصیرت لیڈر کا ہونا ضروری ہے جو اپنی قوت بصیرت، قوت بیان اور جرأت و ہمت کے ذریعے نظریہ پردازی کرئے اور ایسا بیانیہ جاری کرئے جو استعمار کے باطل ہتھکنڈوں کو ناکام بنا سکے۔

پوری دینا میں ایسی ایک ہی شخصیت ہے جو اپنی بصیرت، شجاعت، ہمت و زیرکی و دلنشین سخن گوئی کے ذریعے استعمار کے باطل نظریات اور مکروہ عزائم کو خاک میں ملا سکتی ہے اس عظیم شخصیت کو دنیا سید علی خامنہ ای
کے نام سے جانتی ہے۔

آپ نے اپنی دور بین نگاہوں اور باریک بین بصیرتوں اور پر اثر تقریروں سے ایسے افکار و اصطلاحات کو جنم دیا ہے جو عالمی استکبار کے شب و روز کے مکر و فریب اور ناپاک عزائم اور شیطانی افکار کے لئے خط بطلان اور سیسہ پلائی دیوار ثابت ہوئے ہیں۔

یہاں ہم اختصار کے ساتھ رہبر معظم کی چند بصیرت سے لبریز اصطلاحات کو بیان کریں گے۔ یہ اصطلاحات تمام اسلامی دنیا کے ممالک، عوام اور نوجوانوں کے علاوہ عالم انسانیت اور ہر مستضعف طبقے کے لئے کافی مفید اور سودمند ہیں۔ بالخصوص عالم استکبار کی جولان گاہ بنے ہمارے ملک کے لئے نہایت مفید ہے۔

1. جہاد تبیین

استعمار اور دشمن کے منفی پروپیگنڈوں اور باطل دعوؤں کے مقابل میں رہبر معظم نے جو نظریہ اور بیانیہ قرآن و حدیث سے اخذ کر کے پیش کیا اسے جہاد تبیین کہتے ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے کہ

بِالْبَيِّنٰتِ وَالزُّبُرِ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ اِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۔

(جنہیں) دلائل اور کتاب دے کر بھیجا تھا اور (اے رسول) آپ پر بھی ہم نے ذکر اس لیے نازل کیا ہے تا کہ آپ لوگوں کو وہ باتیں کھول کر بتا دیں جو ان کے لیے نازل کی گئی ہیں اور شاید وہ (ان میں) غور کریں۔ (سورہ نحل آیت ۴۴)

رہبر کے اس بیانیے کے ذیل میں اگر ہم سیاست و تدبر اسلامی سمیت اسلام کے آفاقی بیان کو بہتر انداز میں تبیین کریں، استعماری اہداف اور سازشوں کے مقابلے میں پاکستان میں ایک بہترین استعمار مخالف دینی معاشرہ وجود میں لایا جا سکتا ہے۔

2. بصیرت و دشمن شناسی

رہبر کے نظریات اور اصطلاحات میں ایک اہم ترین اصطلاح اور نظریہ، بصیرت اور دشمن شناسی ہے۔ آپ اپنی تقاریر میں ان دونوں پر بہت زور دیتے ہیں۔ بصیرت یعنی انتہائی باریک بینی سے اپنے فریضے کو پہچان کر اسے بہتر و مناسب انداز میں ادا کرنا۔ دشمن شناسی میں رہبر کے مطابق اصلی دشمن وہی ہے جسے قرآن نے ہمارا دشمن قرار دیا ہے۔ یعنی ظلم و بربریت کرنے والے یہود و نصارا اور استعماری طاقتیں ہی اصل دشمن ہیں۔ ان کے علاوہ کوئی ی دشمن نہیں ہاں دشمن کے آلہ کار ہو سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے شام میں مقاومتی طاقتوں کو حکم دیا تھا کہ داعشی دہشت گردوں کا بھی کم سے کم جانی نقصان ہو چونکہ یہ ہمارا اصل دشمن نہیں بلکہ دشمن کے آلہ کار ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ نے افغان طالبان سے بھی حد الامکان برادرانہ و دوستانہ تعلقات پیدا کرنے کی تاکید فرمائی ی۔ ہم بھی پاکستان میں اسی نظریئے کے تحت شیعہ گروہ ایک دوسرے کو اپنا دشمن کہہ کر ایک دوسرے کے تشخص خراب کرنے کی بجائے تمام تر تنظیمی و شخصی وابستگیوں کو بالائے طاق رکھ کر باہمی اتفاق سے دیگر مکاتب فکر کے افراد سے بھی تعلقات پیدا کر کے اصل ملک اور دین کے اصل دشمن طاقتوں کے خلاف جہاد تبیین کے ساتھ عملی جدوجہد کریں گے تو ہمارے معاشرے میں بھی بھائی ی چارگی کے ساتھ استعماری طاقتوں اور ان کے آلہ کاروں کو کمزور کر سکتے ہیں۔

3. استقلال و آزادی

بیانیہ گام دوم میں سے پانچواں اہم نظریہ استقلال و آزادی ہے۔ رہبر کے اس نظریئے کے مطابق استعماری طاقتوں کے نظرئے اور رویئے کے برعکس ملت کی آزادی و آزاد حکومت اور آزاد خارجہ پالیسی ہے۔ یہ نظریہ عین اسلامی و دینی نظریہ ہے۔ اگر ہم رہبر کے اسی نظرئے اور فلسفے پر ہی عمل پیرا ہو جائیں تو آج پاکستان کی حالت اتنی ابتر نہ ہوتی۔ آج آزادی و استقلال کا نعرہ بلند کرنے والے اپنے ہی ملک میں معتوب اور غلامی و بھیک کا اعتراف کرنے والے ہم پر مسلط نہیں ہوتے۔

4.عزت ملی

رہبر معظم نے انقلاب کے بعد ایک دینی معاشرے کی تشکیل کے ل ئی ے جن سات چیزوں کو نہایت اہم اور ضروری قرار دیا انہیں بیانیہ گام دوم کہا جاتا ہے۔ ان میں چھٹے نمبر پر عزت ملی ہے۔ یہ فقط ایران سے مخصوص نہیں بلکہ عالمی استعمار امریکہ و اسرائیل کے مقابل میں دیگر تمام ممالک وملت بھی باعزت و آبرومند ہیں۔ رہبر کے نزدیک آبرومندانہ زندگی اور پالیسی تمام قوموں اور ملکوں کا حق ہے۔ مگر افسوس آج پاکستان کی ملی عزت و آبرو کو پائمال کیا گیا مگر ایسے میں رہبر کے نظریات و افکار کی روشنی میں پاکستانی عوام کے ملی عزت و حرمت کی پاسداری کے بجائے شعوری و غیر شعوری طور پر استعماری ہتھکنڈوں پر خاموش حمایت کی گ ئی ی۔ نظریاتی و فکری افراد کو چاہ ئی ے کہ رہبر کے نظریات و اصطلاحات کو اپنی تقریروں، تحریروں اور مقالوں سے نکال کر خود بھی عمل کریں اور معاشرے میں بھی عملی کرنے کی کوشش کریں تو یقینا ہمارے معاشرے کو استعمار زدگی سے محفوظ کیا جاسکتا ہے۔

5.جہاد کبیر

ہم نے اب تک جہاد اکبر اور جہاد اصغر سنا اور پڑھا تھا لیکن رہبر معظم نے دشمن کے مقابل میں دشمن کے کسی بھی بات کو تسلیم نہ کرنے اور دشمن کی ہمہ جہت مخالفت کرنے کو جہاد کبیر قرار دیا۔ سیاست و اقتصاد سمیت کسی بھی میدان میں دشمن کی اطاعت نہیں کرنی ہے۔ رہبر معظم کا یہ نظریہ اور بیانیہ بھی ہمارے ملک کے ل ئی ے انتہائی ی مفید ہے۔ جہاد کبیر ہی کے بیانیہ پر عمل کرتے ہوئے آج انقلاب اسلامی ایران سمیت حزب اللہ، حماس، انصاراللہ اور حشد شعبی جیسی تنظیمیں کامیابی کے ساتھ اپنے اپنے ملکوں میں اپنے ملک اور عوام کی خدمت و حفاظت کے ساتھ دین الٰہی کی سربلندی اور ایک دینی معاشرے کی تشکیل میں مصروف عمل ہیں۔ یہ تنظیمیں میدان سیاست سمیت کسی بھی میدان میں عقب نشینی کرکے دشمن کے ل ئی ے کھلا میدان چھوڑنے اور دشمن کے ہاں میں ہاں ملانے کے ل ئی ے آمادہ نہیں۔ اگر شیعیان پاکستان بھی اسی طرز فکر و طرز عمل کے ساتھ باہم متحد ہو کر سیاست و معیشت سمیت تمام میدانوں میں دشمن کے مقابل میں سعی و کوشش کریں تو ہم بھی دشمن کی راہوں کو مسدود کرتے ہوئے سیاسی و اقتصادی میدان میں اپنے ملک و دین کی حفاظت کرسکیں گے۔

نتیجہ

رہبر معظم کے بیانات اور اصطلاحات فقط ملکی و جغرافیائی ی نہیں ہیں۔ آپ کے نظریات دینی الٰہی و آفاقی ہیں۔ ہمیں چاہ ئی ے کہ ہم اپنے افکار کو رہبر معظم کے افکار کے ترازو میں تولیں۔ اپنی وابستگیوں اور مصلحتوں کے دائ روں سے نکل کر رہبر کے بصیرت سے لبریز فکری دائ رے میں داخل ہوجائ یں تاکہ یہ افکار ہمارا کردار بن سکیں۔ چونکہ ہمارا کردار ہی ہمارے معاشرے

کو دینی وولائی ہی بنا سکتا۔ خدا ہم سب کو رہبر کے نورانی نظریات و طاغوت شکن اصطلاحات کو سمجھنے اوران پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

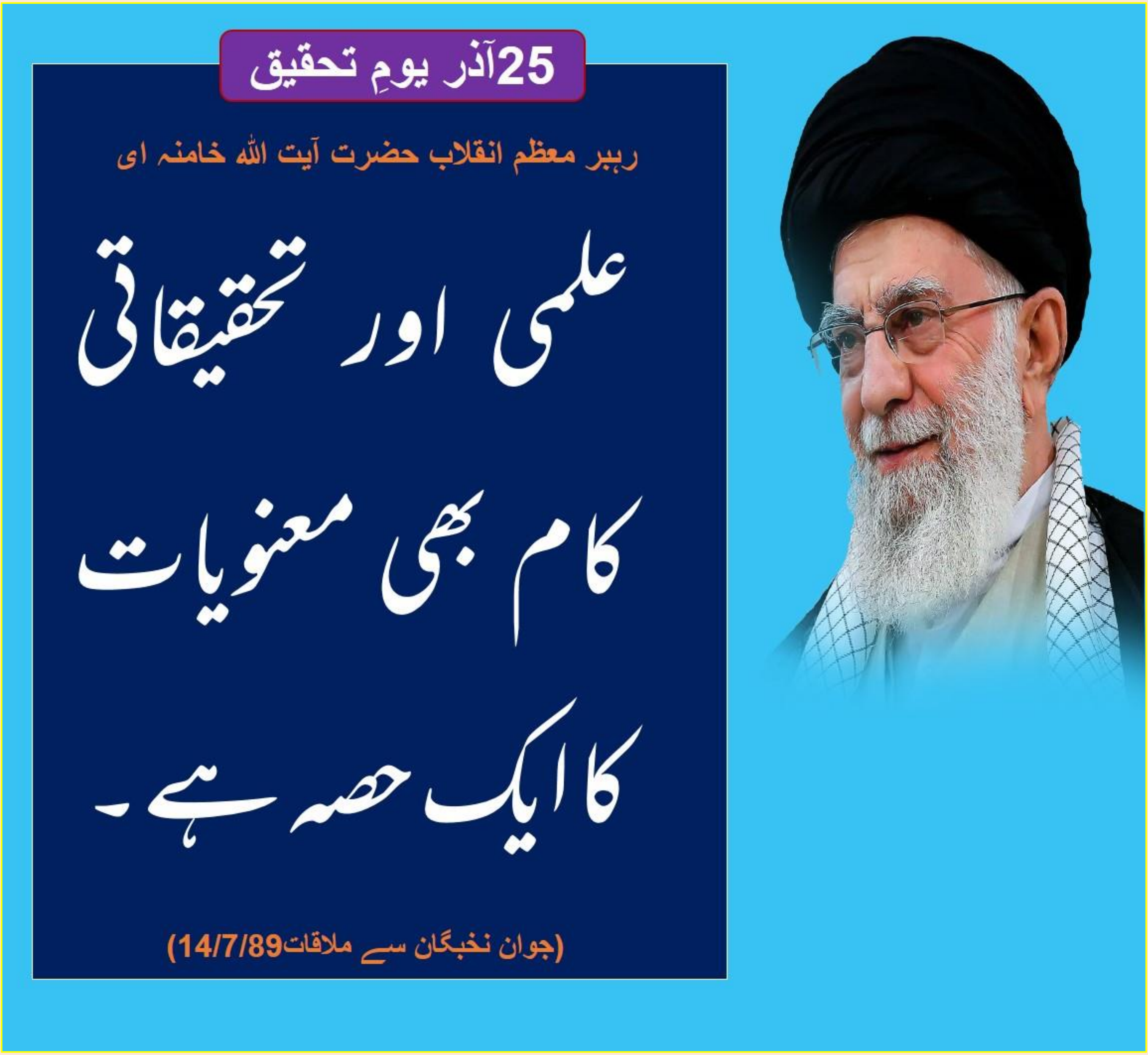

رہبر انقلاب کے افکار کی جامعیت اور ترویج کی ضرورت

محسن عباس مقپون

علمی نشست : آثار رہبری اور ہماری ذمہ داری میں پیش کردہ مقالہ

عظیم شخصیات کے افکار بھی عظیم ہوتے ہیں۔ انسان جتنا فکری لحاظ سے عروج کی طرف سفر کرتا ہے اسی حساب سے اس کی آئیڈیالوجی دوسروں کے افکار پر اثرانداز ہوتی ہے۔ آج کے دور میں جس شخصیت کے افکار نے ساری دنیا کے مفکروں کو ورطہ حیرت میں ڈال رکھا ہے اور ہزار دشمنی اور کینہ توزی کے باوجود اس شخصیت کی مدح سرائی پر دنیا مجبور ہے اسے ہم اسلامی جمہوریہ ایران کے سپریم لیڈر اور عالم اسلام کا رہبر سید علی حسینی خامنہ ای کہتے ہیں۔ رہبر کے افکار کی ترویج، سماج کی ضروریات میں سے ایک ہے کیونکہ ان کے افکار عالم انسانیت کی نجات کے لیے عظیم سرمایہ ہے۔ رہبر انقلاب اسلامی کے افکار، دین شناسی، کمالات معنوی کے حصول اور تشنگان معرفت کو سیراب کرنے کا سرچشمہ ہے۔ ان کے افکار سے آگاہی نوجوان نسل کی صحیح سمت میں تربیت کا ضامن ہے۔ ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ ہم زیادہ تر رہبر معظم کی ذات سے اظہار عقیدت کرتے ہیں لیکن ان کے انسان ساز افکار و نظریات پر غور فکر کرنے سے عاری ہیں۔ ہم عقیدت کے دیوانے ضرور ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ اس حکیم رہبر کی پیروی اور ان کے افکار پر عمیق انداز میں سوچنا بھی چاہیے تاکہ ان کے تجربات سے استفادہ کرتے ہوئے آگے بڑھ سکیں۔ ہم رہبر معظم کے افکار کے صرف ساتھ اہم اہم نکات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

پیغام وحدت

اتحاد واتفاق صرف مسلمانوں سے مربوط نہیں بلکہ ہر انسان کا مسئلہ ہے۔ انسان مسلم ہو یا غیر مسلم جس ملک میں اتفاق اور اتحاد کا ماحول نہ ہو وہاں اجتماعی، سیاسی، اقتصادی، معاشی اور معاشرتی بحران جنم لیتا ہے۔ کوئی بھی شخص اپنے آپ کو اس معاشرے یا ملک میں محفوظ نہیں سمجھتا۔ رہبر معظم کے افکار میں سے ایک وحدت اسلامی ہے۔ وحدت کا نظریہ اسلامی کتب میں پایا جاتا تھا لیکن اس کو عملی جامہ پہنانے کا سہرا اسی رہبر کے سر سجتا ہے کیونکہ آپ نے اتحاد امت کے لیے بے مثال قدم اٹھائے ہیں۔ ہر سال اسی نظریے کی تکمیل کی غرض سے تہران میں ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد کرتے ہیں اور سارے اسلامی نمائندوں کو اس میں دعوت دیتے ہیں۔ سنی شیعہ مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کے لیے مغربی ممالک اور اسلام دشمن عناصر کے پروپیگنڈوں کو بے نقاب کرتے ہیں۔

ثقافتی تعامل

رہبر معظم ثقافتی یلغار کے مقابلے کی طرف دعوت دینے کے ساتھ ساتھ ثقافتی تعامل کی تاکید کرتے ہیں۔ ثقافتی تعامل کا فارمولہ صرف مسلمانوں کے ساتھ مختص نہیں بلکہ ہر قوم وملک سے متعلق ہے جہاں عالمی استعمار اپنے مکروہ منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے دیگر اقوام پر ثقافتی یلغار کرتے ہیں۔ ثقافتی تعامل سے مراد یہ ہے کہ ہر قوم اپنی ثقافت کی حفاظت کے ساتھ دوسری ثقافت کی اچھی اور قابل تقلید چیزوں کو اپنائے اور ثقافتوں کے درمیان برابری کی سطح پر رابطے اور تعلق استوار ہوں۔

آزادی اور حریت

حریت وآزادی ہر انسان کے بنیادی حقوق میں سے ایک ہے۔ کسی بھی انسان سے آزادی کے حق کو کوئی دوسرا چھین نہیں سکتا۔ رہبر معظم نے بھی اسی نعمت کی حفاظت اور اس کے حصول کی طرف ہر انسان کو دعوت دی ہے۔ عقیدے میں آزادی، اظہار رائے، مذہبی رسومات سب شامل ہیں۔

توحید محوری

ہر معظم کے افکار کی خصوصیات میں سے ایک توحید محوری ہے یعنی انسان کی شخصی زندگی سے لیکر ملکی اور پھر عالمی تعلقات کے اصول توحید کے زیر سایہ تشکیل پائے۔ مغربی افکار جیسے فیمنزم، سوشلزم، ہیومنیزم کے ذریعے انسانیت کو خواہشات نفسانی اور شیطانی اعمال کے اسیر بناتے ہیں جبکہ رہبر معظم انسان کو کرامت اور عزت کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

خوداعتمادی

استعماری طاقتیں سب سے پہلے کمزور قوموں کی خوداعتمادی کو ان سے سلب کرتی ہیں اور پھر اپنے ناپاک منصوبوں کی تکمیل کی راہ ہموار کرتی ہیں کیونکہ ایک قوی ارادہ کے حامل قوم کو زیر کرنا کسی بھی طاقت کے لیے ممکن نہیں۔ ان کو بے ارادہ اور کمزور لوگوں کی ضرورت ہوتی ہیں تاکہ آسانی کے ساتھ قابو کرسکیں۔ رہبر معظم ہمیشہ ضعیف قوموں کو اپنے اندر خوداعتمادی بحال کرنے، شجاع اور قوی ارادے کا مالک بننے کی طرف دعوت دیتے ہیں۔

تعلیم وتربیت

رہبر معظم کے فرمودات پر نگاہ کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ کس قدر تعلیم کے ساتھ تربیت پر زور دیتے ہیں۔ ان کی نظر میں تعلیم بغیر تربیت نقصان دہ ہے، علم وہنر تب مفید ثابت ہوتے ہیں جب یہ چیزیں تربیت کے معجون ہوں، وگرنہ یہی تعلیم وہنر

انسان کو انسانیت سے دور کر کے وحشی بنا دیتے ہیں۔ اگر علم طب تربیت کے ساتھ نہ ہو تو اس علم کا پڑھنے والا قصاب بن جائیگا۔ تعلیم کے ساتھ تربیت نہ ہو تو استاد داعشی بن جائیگا۔

دور اندیشی

رہبر انقلاب کی نظر میں انسان کو دور اندیش ہونا چاہیں کیونکہ دور اندیش قوم ہی اپنے آپ کے ساتھ آئندہ آنے والی نسلوں کو دشمنوں کی چیرہ دستیوں سے بچاکر عزت و شرف کے بام عروج کی طرف لے جاسکتی ہیں۔ ان کی نگاہ میں اگر کسی قوم کی نگاہ سطحی ہو تو اس کا مستقبل خطرے میں ہے کیونکہ دشمن سو سال بلکہ اس کے آگے کا سوچ رہا ہے۔ دیگر قوموں کے استحصال کے لیے پانچ سو اور ہزار سال کا منصوبہ ابھی سے بنا لیے ہیں ایسے ماحول میں ہر انسان اور قوم کو ہوشیار اور بیدار رہنی چاہیے۔

رہبر انقلاب ایک بلند پایہ مفکر، عالم بشریت اور مسلمانوں کے مسائل اوران کے راحل سے بخوبی آگاہ ایک عالم ب وفقیہ البصیرت اور رہبر دوران ہیں جوان کے آثار، کتب، تقریروں اور عملی جدوجید اور ذاتی کردار میں سب کے لئے نمایاں ہیں، ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان آثار کا مطالعہ کریں، اوراس کو معاشرے میں پھیلانے کے لئے مختلف طریقوں سے اپنا کردار ادا کریں۔

شہید مرتضیٰ مطہری اور اسلام محمدیؐ کا دفاع

شہید مرتضیٰ مطہری کا اس زمانے میں ہنر یہ تھا کہ اجتہادی قوت، انصاف اور علمی ادب کے ساتھ چاہے نقلی علوم (تاریخی و روائی علوم) کا میدان ہو یا عقلی علوم کا میدان، وسطِ میدان میں کھڑے رہے، ان افکار کا سامنا کیا اور جو اسلامی تفکر تھا اسے واضح، خالص اور بغیر کسی ملاوٹ کے سامنے رکھ دیا۔

ولی امر مسلمین سید علی خامنہ ای

انقلاب کے دوسرے مرحلے یعنی بیانیہ گام دوم پر ایک نظر

سکندر علی بہشتی

رہبر انقلاب آیت اللہ خامنہ ای نے انقلاب اسلامی کی چالیسویں سالگرہ کی مناسبت سے ۲۲ بہمن سال ۱۳۹۷ بمطابق ۵ جمادی الثانی ۱۴۴۰ ھ کو ایک بیانیہ جاری کیا۔ جس میں انقلاب کے اہداف، چالیس سالہ جدوجہد، مشکلات، کامیابی، اثرات و نتائج کے ساتھ آئندہ کے لئے ایک اسلامی و ترقی یافتہ مملکت کی تشکیل کے لیے نصب العین پیش کیا ہے۔

اس بیان کا مخاطب کوئی خاص گروہ نہیں لیکن رہبر انقلاب نے صلاحیت، استعداد اور اہمیت کے پیش نظر جوانوں کو مخاطب قرار دیا ہے۔ اور بلند اہداف کی طرف پیش قدمی کے لئے سات بنیادی نکات کو خصوصی طور پر بیان کیا ہے۔ جو کہ اسلامی جدید تمدن کے لئے انتہائی اہمیت کے حامل ہیں۔

اس بیانیہ کا مخاطب چونکہ ایرانی قوم تھا۔ جس نے چالیس سال جدوجہد کے بعد ایک اسلامی ریاست و حکومت کا کامیابی سے تجربہ کیا ہے۔ اور اس سلسلے کو مزید مضبوط انداز میں قائم و دائم رکھنا اور بہتری کی جانب اقدام کے لئے حالات کے تناظر میں یہی مناسب عمل تھا۔

گام دوم کا پس منظر:

انقلاب تبدیلی، تغیر اور ایک حالت سے دوسری حالت میں بدل جانے کا نام ہے۔ اور یہ معنی انقلاب برطانیہ کے بعد سیاسی، اجتماعی اور اقتصادی تحول میں استعمال ہونے لگا ہے۔ قرآن میں اجتماعی سیاسی تبدیلی کے حوالے سے تاریخ انبیا واضح نمونہ عمل ہیں جن کی زندگی کا اہم مقصد معاشرے میں ہمہ جہت تبدیلی تھی۔ انبیا کے اہداف کو مدنظر رکھیں. انبیا کے اہداف میں توحید و بندگی، عدالت کا قیام، آزادی، اسلامی حکومت کا قیام، تعلیم و تزکیہ، اختلافات کا حل جیسے اہم مقاصد نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ یہ اہداف مختلف زمانوں کے تقاضوں اور اختلاف کے باوجود تمام انبیاء کا مشترکہ ہدف رہا ہے۔ پیغمبر اکرم کی نبوت کے بعد آئمہ معصومین نے بھی انہی اہداف کے حصول کی کوششیں کیں۔ حفظ اصول اسلام، حقیقی مسلمانوں کی حفاظت، انحرافی گروہوں اور ان کے نظریات سے مسلمانوں کو تحفظ فراہم کرنا اور امت کے درمیان اخوت و بھائی چارگی ان کے نمایاں اہداف میں نظر آتے ہیں۔ اسی کے تسلسل میں اگر انقلاب اسلامی کے رہبران خصوصا بانی انقلاب اسلامی حضرت امام خمینی کے فرامین کی جانب توجہ دیں تو یہی اہداف ان کے فرامین میں بھی نمایاں طور نظر آتا ہے۔ رہبر انقلاب آیت اللہ خامنہ اسی مشن انبیاء وائمہ معصومین کے

وارث ہیں جو قرآن واہل بیت کے دستورات وسیرت کی روشنی میں ایک توحیدی معاشرہ کے قیام میں کوشاں ہیں۔ اس سلسلے میں آپ کے مختلف موضوعات پر کتب، تقاریر، نصائح اور رہنمائی، مسلم امہ کے لئے راہ گشا ہیں۔ آپ ایک عالمی سطح کے مفکر ہونے کے ساتھ قیادت ورہبری کے منصب پر فائز ہیں۔ اس لحاظ سے بھی اہمیت کے حامل ہیں، کہ ان افکار کو عملی طور پر نفاذ اور جامہ پہنانے کے لیے آپ میدان عمل میں بھی ہیں، لیکن گام دوم، انقلاب کے ماضی، حال اور مستقبل کے لئے ایک جامع انسائیکلوپیڈیا ہے جو امام خمینی اور رہبر انقلاب کے افکار ونظریات کا خلاصہ ہے جس میں انقلاب اسلامی کے ماضی، حال اور آئندہ کے بارے میں انتہائی جامع انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے اور مستقبل کے لیے ہر طبقۂ زندگی خصوصا جوانوں کی ذمہ داریوں کو مشخص کرنے کے ساتھ جدید اسلامی تمدن کے لئے سات اہم نکات کو ملکی تعمیر وترقی کے لیے کلیدی ضرورت کے طور پر متعارف کرایا گیا ہے جو کسی بھی اسلامی معاشرے کی ترقی وپیشرفت کے لئے لازمی عنصر ہے۔

انقلاب اسلامی کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔

1۔ انقلاب سے پہلے کا دور

2۔ انقلاب کے بعد

3۔ انقلاب کا مستقبل

اس بیانیہ میں ان اہم موضوعات کی جانب اشارہ کیا ہے۔

1۔ فلسفہ، مبانی ونظریۂ انقلاب اسلامی

2۔ انقلاب اسلامی کی خصوصیات

3۔ انقلاب اسلامی کے اثرات ونتائج

4۔ انقلاب کا نصب العین اور مستقبل

5۔ انقلاب کے اہداف وشعار

6۔ انقلاب کی کامیابی کے عوامل واسباب

7۔ انقلاب کی راہ میں رکاوٹوں اور آسیب شناسی

8۔ انقلاب کا نقشۂ راہ اور مستقبل کے منصوبے

آپ نے اسلامی انقلاب کے مستقبل اور جدید اسلامی تمدن کی تاسیس کے لیے مندرجہ ذیل سات امور کی جانب خصوصی توجہ کی نصیحت کی ہے۔

1۔ علم وتحقیق

2۔ اخلاق و معنویت

3۔ اقتصاد اسلامی

4عدالت و کرپشن سے مقابلہ

5۔ خود مختاری و آزادی

6۔ عزت ملی، خارجی روابط، دشمن کے ساتھ حد بندی کی رعایت

7۔ طرز زندگی

رہبر انقلاب کی نظر میں تحقیق کی اہمیت

تحریر : ایس شگری

دنیا میں اقتدار و حکمرانی کے کچھ اصول ہیں جن میں سے ایک علم و تحقیق ہے ۔جس قوم میں محققین زیادہ ہوں وہ قوم دوسری قوموں پر راج کرتی ہے ۔

اس کا سبب کیا ہے ؟

روایت ہے

"العلم سلطانٌ"

علم بادشاہ ہے ۔

جس قوم کے پاس علم ہو وہی حکمرانی کر سکتی ہے ۔

رہبر معظم فرماتے ہیں :

"علم ایک تمدن کی بنیاد ہے ۔"پس علم و تحقیق ایک جہانی تمدن کیلیئے راہ ہموار کرتا ہے ۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں :

"تحقیق سیاسی، عسکری، تہذیب و ثقافت اور اقتصادی میدان میں ایک قوم کو استقلال اور اقتدار فراہم کرتی ہے ۔"

قوموں کی غلامی سے نجات اور دنیا کے اقوام پر حکمرانی علم و تحقیق سے ہی ممکن ہے ۔ لیکن ہر قسم کی تحقیق استقلال و آزادی کا باعث نہیں بنتی بلکہ وہ علم اور تحقیق جو ایمان، اخلاق اور دین کے سائے میں ہو تاکہ اس علم کا نتیجہ ایک اسلامی تمدن کیلیئے زینہ ساز بنے نہ کہ فرعونی تمدن کیلیئے ۔

پس رہبر کی نظر میں علم و تحقیق کا مطلب ایک قوم و ملت کو استعمار و استکبار کے پنجے سے نجات دلا کر خودداری اور خود مختاری کی طرف گامزن کرنا ہے ۔

محقق کیلیئے رہبر کی نظر میں چند خصوصیات کا ہونا ضروری ہے ۔

اول : محقق اخلاق و ایمان کے ساتھ علمی جہاد کریں ۔

دوم؛ کامیابی کی امید کے ساتھ اپنی حرکت کو شروع کریں ۔

سوم؛ تحقیق ملکی اور بین الاقوامی سطح پر موجودہ مسائل اور آئندہ آنے والی مشکلات کو حل کیلیئے انجام دیں ۔ ۔

چھارم؛ تحقیق استعداد کی بنیاد پر ہو۔ یعنی متعلقہ موضوع میں ماہر و متخصص ہو اور طبیعت کے اسرار کو کشف کریں۔

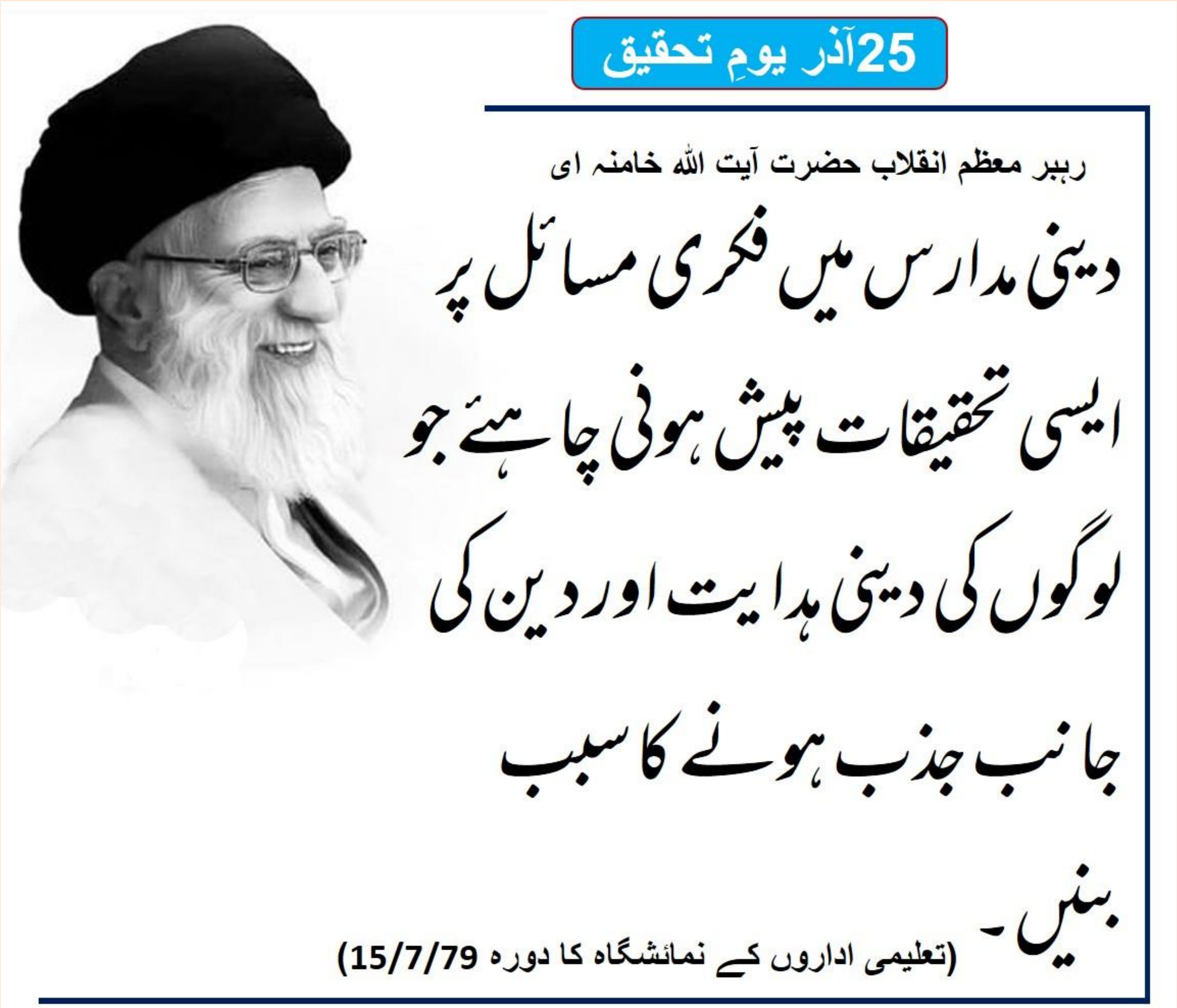

رہبر معظم کی نظر میں سوشل میڈیا کا کردار

محمد حسن غدیری

آج کے اس ترقی یافتہ دور میں تہذیب و ثقافت کی اہمیت کا کوئی منکر نہیں۔ کیونکہ نہ چاہتے ہوئے دنیا کی تہذیب و ثقافت سوشل میڈیا کے ذریعے نسل نسل نو تک منتقل ہو رہی ہیں۔ اسلامی تہذیب و ثقافت کی اہمیت کو جوانوں اور معاشرہ سمیت آنے والی نسلوں تک منتقل کرنا ضروری ہے۔ یہ بات بھی واضح ہے کہ آج کل میڈیا کے ذریعے وہ کام ممکن ہوا ہے جو پہلے ممکن نہیں تھا۔

میڈیا کے ذریعے گھر بیٹھے دین مبین اسلام کی تبلیغ و ترویج جس کی طرف سورہ نحل آیت نمبر ۱۲۵ میں حکم دیا ہے کہ

ادۡعُ اِلٰی سَبِیۡلِ رَبِّکَ بِالۡحِکۡمَۃِ وَ الۡمَوۡعِظَۃِ الۡحَسَنَۃِ وَ جَادِلۡہُمۡ بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ ؕ اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِمَنۡ ضَلَّ عَنۡ سَبِیۡلِہٖ وَ ہُوَ اَعۡلَمُ بِالۡمُہۡتَدِیۡنَ۔

اے رسول حکمت اور اچھی نصیحت کے ساتھ اپنے پروردگار کی راہ کی طرف دعوت دیں اور ان سے بہتر انداز میں بحث کریں یقینا آپ کا رب بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹک گیا ہے اور وہ ھدایت پانے والوں کو بھی خوب جانتا ہے۔۔

سوشل میڈیا اس حکم کو بہترین و آسان ترین طریقے سے انجام دینے کا بہترین وسیلہ ہے۔ ایک اور آیت میں ارشاد ہے:

وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی الۡخَیۡرِ وَ یَاۡمُرُوۡنَ بِالۡمَعۡرُوۡفِ وَ یَنۡہَوۡنَ عَنِ الۡمُنۡکَرِ ؕ وَ اُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ (،آل عمران۔ ۱۰۴)

ترجمہ:

اور تم میں ایک جماعت ایسی ضرور ہونی چاہیے جو نیکی کی دعوت اور بھلائی کا حکم دے اور برائیوں سے روکے اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں

پس معلوم ہوا کہ نیکی کی طرف دعوت اور بھلائی کا حکم دینا سب کا مشترکہ فرض ہے۔ تو اس دور میں یہ کام سوشل میڈیا کے ذریعے بہترین انداز میں کیا جاسکتا ہے اور اسلامی ثقافت و تہذیب کی اشاعت کا عمل بھی انجام دینا ممکن ہے۔

کیونکہ ثقافت فقط ایک روحانی چیز نہیں ہے بلکہ ثقافت و تہذیب انسان پر روح کے ساتھ ظاہری اثرات بھی مرتب کرتا ہے۔

اسی لیے رہبر معظم انقلاب نے جوانوں کی ایک ٹیم سے خطاب کرتے ہوے میڈیا کی اہمیت کو اس طرح بیان فرمایا:

"اگر میں رہبر نہ ہوتا تو سوشل میڈیا کی ایک ٹیم بناتا اور میں اس ٹیم کی سربراہی اپنے ہاتھ میں لیتا اور سوشل میڈیا کے ذریعے دین مبین اسلام کی حقیقی رخ کی ترجمانی کرتا اور لوگوں کے ذہن سازی کے لیے اس سے بھرپور طریقے سے استفادہ کرتا۔ لیکن اب میں جس مقام پر ہوں کہ میرے پاس اس کام کیلیے وقت نہیں ہے لہذا یہ کام آپ لوگ کریں"۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ رہبر معظم انقلاب کے نزدیک میڈیا کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ اور آپ میڈیا کو دین مبین اسلام کی تبلیغ و ترویج کا بہترین ذریعہ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ میڈیا کے ہی ذریعے سے ہم دنیا کے گوشہ و کنار تک دین اسلام کی خوبصورت پیغامات کی اشاعت کرسکتے ہیں۔ اور دنیا کے سامنے اسلامی بہترین ثقافت و تہذیب، دین کی حقیقی روح کو پیش کرنے کا عملاوراس کے ذریعے لوگوں کی ھدایت کرسکتے ہیں۔

اگر کسی جوان نے یہ کام انجام دیا تو گویا اس نے اپنی ذمہ داری کو بطوراحسن ادا کیا کیونکہ اس نے دین کی بہترین خدمت کی ہے۔

رہبر معظم انقلاب نے ایک مرتبہ سوشل میڈیا پر کام کرنے والے نوجوانوں اورجوانوں سے ملاقات کی اورانکے درمیان خطاب میں دورحاضر میں سوشل میڈیا کی طاقت اوردنیا تک اسلام، انقلاب اور تشیع کے حقیقی پیغامات کو پہنچانے کی ذمہ داری پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ:

"میری نظر میں اس وقت مسجد کی باجماعت نماز میں شریک نوجوان جو فراض نمازادا کرچکا ہوتا ہے اوراس کے بعد جب وہ ان عبادات کی طرف اتا ہے جو نفلی ہے۔ میری نظر میں ان عبادات و نفلی نمازوں سے زیادہ عبادت یہ ہے کہ اس کے ہاتھ میں موبائل ہواوراس کے انگلیاں موبائل کے بٹنوں پر ہواوران کے ذریعے نسل آدم کو منحرف کرنے والی قوتوں کا وہ مقابلہ کرے اوراپنے اردگرد موجود نوجوان نسل کو ثقافتی انحرافات سے بچانے میں اپنا مکمل کردارادا کرے۔"

کیونکہ جو شخص مسجد میں اللہ اللہ کرتا ہے وہ صرف اپنے کو بچانے کی کوشش کرتا ہے جبکہ میڈیا وہ جہادی میدان ہے کہ جس میں آپ اپنی نسل کوانحرافات سے بچاتے ہیں۔

پس اس دور میں میڈیا کی قوت وطاقت بہت ہی زیادہ ہے اس کی قوت و طاقت کو ہر کوئی اپنے ہاتھوں میں لے سکتا ہے اس کی اہمیت کے پیش نظر میڈیا پر کام اوردین مبین اسلام کی تبلیغ و ترویج اوراسلامی تہذیب و ثقافت کو دنیا تک پھیلانے میں کردارادا کرنے کی ضرورت ہے۔

دشمن اسی میڈیا کے ذریعے اسلامی تہذیب وثقافت کو ختم کرنے کی کوشش کررہاہے اوراسلامی تہذیب وثقافت کے جگہ پر استعماری غلط تہذیب و ثقافت کوعام کررہاہے۔ جس قوم کے اندراس کی اصلی ثقافت و تہذیب ختم ہوجائے تواس قوم میں انحرافات جنم لیتے ہیں اوروہ پوری قوم منحرف ہوتی ہے۔ جس کی وجہ سے اج کل استعماراسلامی ممالک کے اندر سے اصلی واسلامی ثقافت وتہذیب کو ختم کرنے کیلیے جتنا پیسہ و قوت صرف کررہاہے وہ کسی دوسرے کام پر صرف نہیں کررہا کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ ثقافت وتہذیب انسان پر روحی اثرات کرتا ہے اوراسی کے ذریعے سے ہی استعمار ھم پر مسلط ہوتا ہے۔

لہذا ہمیں اسلامی تہذیب و ثقافت کی اہمیت کو نوجوانوں اورجوانوں سمیت نئ نسل تک منتقل کرنے پر توجہ دینا ہوگا۔۔

رہبر معظم انقلاب کی بعض اردو زبان میں ترجمہ شدہ کتابوں کا تعارف

کتاب ومطالعہ کے بارے میں رہبر انقلاب اکے فرمودات پر مشتمل کتاب :

بے زبان دوست

کا مطالعہ مفید ہے ۔جس میں مطالعہ ،کتب بینی اور لائبریریز کے قیام کے علاوہ کتاب سے متعلق مختلف ہدایات وفرمودات موجود ہیں ۔

مطالعہ کی اہمیت

گھر میں سب افراد بغیر کسی استثناء کے) سب بڑے چھوٹے (مطالعہ کرتے ہوئے سوتے ہیں خود میں بھی رات کو سونے سے پہلے مطالعہ کرتا ہوں ۔ اس لیے نہیں کہ چلو نیند نہیں آرہی تو مطالعہ کرلیں تا کہ نیند آنے لگے ۔

ہمارے گھر میں تمام افراد کے ہاتھ میں کتاب ہوتی ہے اس سے پہلے کہ وہ سونے لگیں پہلے مطالعہ کر کے سوتے ہیں .میری خواہش ہے کہ ہر ایرانی گھرانے میں یہ رواج پیدا ہو میری آپ سے یہ توقع ہے ۔

*رہبر انقلاب آیت اللہ خامنہ ای *

رہبر انقلاب کی شہرہ آفاق کتاب

اسلامی طرز تفکر

*قرآن کریم میں اسلامی طرز تفکر کے بنیادی خدوخال *

انقلاب سے پہلے رہبر انقلاب کے انتیس (۲۹) قرآنی دروس :

جس میں

- ایمان
- توحید،
- نبوت،
- ولایت

پر جدید انداز میں بحث و گفتگو کی گئی ہے۔ جو کہ اسلام کے جامع تصور پر مشتمل ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ انتہائی مفید ہے۔ جس میں رہبر انقلاب نے اصول دین کو قرآنی آیات کی روشنی میں وقت کے تقاضوں کے مطابق پیش کی ہیں۔۔

یہ کتاب

1. سات تقریریں ایمان کے موضوع پر
2. چھ تقریریں توحید کے موضوع پر
3. نو تقریریں نبوت کے موضوع پر
4. چھ تقریریں ولایت کے موضوع پر

کے عنوانات سے الگ الگ شائع ہوئی ہیں۔

اسوہ رسول اکرمؐ

رہبر انقلاب کی سیرت نبوی پر ایک معرف کتاب

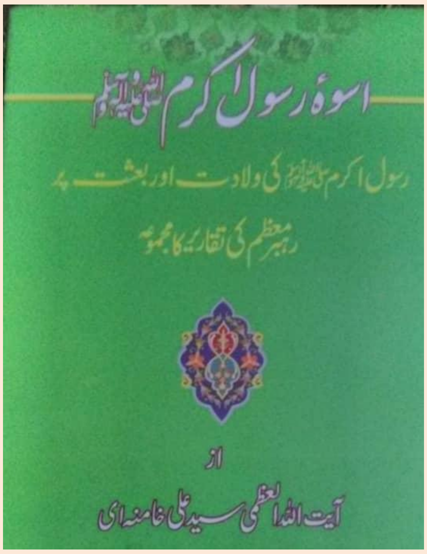

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وجود مبارک تمام زمانوں میں اتحاد کا محور رہا ہے اور آج بھی ہو سکتا ہے، کیونکہ ہر مسلمان آپ کے وجود مقدس سے عشق و محبت رکھتا ہے۔ لہذا آپ کی ذات اقدس مسلمانوں کے جذبات اور عقائد کا محور ہے اور یہی محوریت مسلمانوں کے درمیان انس و محبت اور اسلامی فرقوں کی نزدیکی کا سبب ہے۔

اب اگر اصولوں میں قربت ہو اور مقاصد ایک جیسے ہوں تو مسلمانوں کی جمعیت عظیم پر اتحاد کے بادل سایہ فگن ہو جائیں گے برادری اور اتحاد مسلمانوں کی فکری اور اعتقادی بنیادوں کی اصلاح کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقہ ہائے کار میں سے ایک ہے۔

محمد امین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایمان، پاکیزگی، کرامت، صداقت و محبت سے انسان کی ہدایت کا بیڑا اٹھایا اور توحید کا نعرہ لگا کر تشنگان حقیقت کے بے جان جسم میں روح معنویت پھونک دی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قیادت و رہبری سراسر دانشمندی اور درایت کا اعلیٰ ترین نمونہ تھی۔ آپ نے مومنین کو آپس میں بھائی بنا کر تفرقہ اور پراکندگی کو اتحاد و دوستی میں تبدیل کر دیا تھا۔ مہاجر و انصار کو آپس میں بھائی بنا کر دلوں کو جاہلیت کے کینے سے پاک کر دیا۔ پیغمبر رحمت نے برادری اور بھائی چارے کو پائیدار بنانے کے لئے یہ پیغام وحی دیا کہ "سب مل کر خدا کی رسی کو تھام لو اور تفرقہ نہ کرو۔"

http://shiastudies.com/ur

ڈھائی سو سالہ انسان کا تعارف

رہبر انقلاب حضرت آیۃ اللہ العظمی سید علی خامنہ ای کی شہر آفاق کتاب :

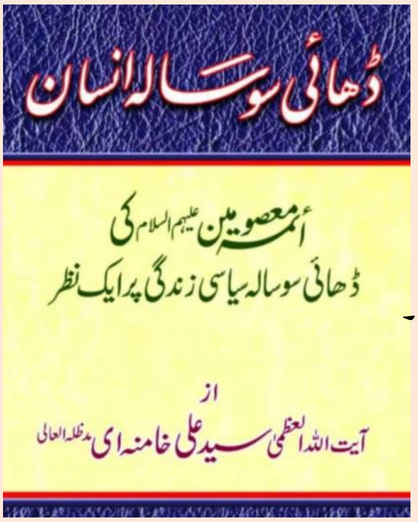

یہ کتاب ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی سیاسی زندگی اور خدمات پر ایک منفرد کتاب ہے جس میں ایک نئے زاویے سے ائمہ معصومین علیہم السلام کی ڈھائی سو سالہ زندگی کو ایک با مقصد انسان کی زندگی کے طور پر پیش کیا گیا ہے ۔

تمام ائمہ علیہم السلام اپنے زمانے کے تغیر و تبدیلی کے باوجود ایک ہی ہدف کے درپے تھے ۔

رہبر انقلاب معتقد ہیں کہ :

ائمہ اہل بیت علیہم السلام کی زندگیوں میں ظاہری اختلافات کے باوجود ایک مستقل ہدف اور مقصد ان کی زندگیوں پر حاکم ہے ۔ مختلف ادوار اور گوناگوں حالات میں بھی ائمہ کی جدوجہد کا مرکز اور محور وہی اہداف رہے ہیں ۔ ان اہداف کے حصول کی کوششیں ڈھائی سو سال پر محیط ہیں ۔ اسی لئے اس کتاب کا نام بھی ڈھائی سو سالہ انسان رکھا گیا ہے ۔

رہبر انقلاب کی نظر میں پیغمبر (ص) کی رحلت سے ۲۶۰ ہجری تک تمام ائمہ علیہم السلام نے سیاسی طور پر ایک الہی حکومت کے قیام کے لئے اپنی عمر کو صرف کیا ۔

اس موضوع کے حوالے رہبر انقلاب کا فرمانا ہے : «یہ فکر ۱۳۵۰ شمسی کے امتحان ، سختی اور دشوار زمانے میں پیدا ہوئی ۔ اگرچہ اس سے پہلے بھی ائمہ علیہم السلام کی کلمہ توحید اور الہی حکومت کے لئے جدوجہد کے پہلو کی جانب متوجہ تھا ۔ لیکن ایک نکتہ جو اچانک میرے ذہن میں آشکار ہوا وہ یہ تھا کہ ان حضرات کی زندگی ظاہری طور پر مختلف ہونے کے باوجود مسلسل ہم آہنگی اور طولانی جدوجہد پر مشتمل ہے ۔ جو ۱۰ ہجری سے شروع ہو کر ۲۵۰ ہجری تک تسلسل کے ساتھ جاری ہے ۔ اور ۲۶۰ ھ میں غیبت صغری کے اختتام کے ساتھ ہی یہ ادوار پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں ۔»

یہ کتاب ائمہ معصومین علیہم السلام کی زندگی پر اور خصوصاً معاشرے کی مصلح اور متحرک شخصیات کے لئے راہ عمل اور ذمہ داری کے تعین کے لئے بہترین رہنما ہے ۔

رہبر انقلاب آیت اللہ خامنہ ای کے فتاویٰ اور شرعی مسائل آگاہی کے لیے اردو میں سوالات کے جوابات پر مبنی توضیح المسائل ۔

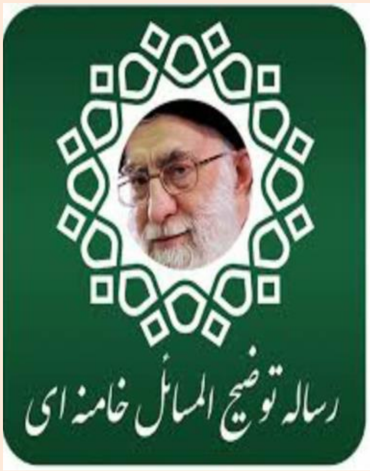

س :25 مرجع کے انتخاب اور اسکے فتاویٰ حاصل کرنے کے طریقے کیا ہیں ؟

ج : مرجع تقلید کے اجتہاد اور اسکی اعلمیت کو مندرجہ ذیل طریقوں سے معلوم کیا جاسکتا ہے ۔

خود اسکی آزمائش کے ذریعے

یا انکا یقین حاصل کرلینے کے ساتھ اگرچہ یہ یقین ایسی شہرت سے حاصل ہو جو مفید یقین ہے

یا انکا اطمینان حاصل کرلینے کے ذریعے

یا دو باخبر اور عادل افراد کی گواہی کے ذریعے

اور فتاویٰ کو مندرجہ ذیل طریقوں سے حاصل کیا جاسکتا ہے ۔

(1 خود مجتہد سے سنے

٢ (ایک عادل یا قابل اطمینان شخص مجتہد یا اس کی قابل اطمینان توضیح المسائل سے بیان کرے

*٣ (قابل اطمینان توضیح المسائل میں پڑھنا *

*٤ (مجتہد کی مسائل والی کتاب میں دیکھ لے بشرطیکہ اغلاط سے محفوظ ہو *

https://www.leader.ir/ur/book/106/%D8%A7%D8%B3%D8%AA%D9%81%D8%A
A%D8%A7%D8%A2%D8%AA-%DA%A9%DB%92-
%D8%AC%D9%88%D8%A7%D8%A8%D8%A7%D8%AA

رہبر انقلاب کی کتاب

عورت گوہر ہستی

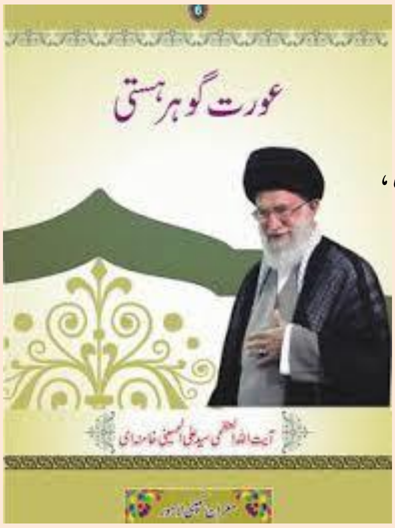

جس میں خواتین کے مقام، حقوق، ذمہ داری پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے ۔ جس کا مطالعہ سب کے لیے یکساں مفید ہے ۔ *حجاب کی اہمیت

اسلام یہ کہتا ہے کہ مرد و عورت کو چاہیے کہ وہ معاشرتی زندگی کے تمام پہلوؤں اور تمام مقامات، شاہراہوں، اداروں، کارخانوں وغیرہ میں اپنے درمیان ایک حد و فاصلے کے قائل ہوں اور اسی لیے مرد و عورت کے درمیان حجاب اور اسی سے مربوط حدود و قوانین کو وضع کیا گیا ہے۔

اسلام نے معاشرے کے ماحول کو پاکیزہ رکھنے اور (روحانی و جسمانی) آرام و سکون کی حفاظت کیلیۓ حجاب کو واجب کیا ہے تاکہ خواتین معاشرے میں با آسانی اپنے امور کو انجام دے سکیں اور مرد اپنی ذمہ داریوں اور فرائض سے عہدہ برآں ہوسکیں ۔ یہ حجاب، اسلام کے شاندار احکامات میں سے ایک حکم ہے اور اس کا ایک فائدہ یہی ہے کہ جیسے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔

*اقتباس از عورت گوہر ہستی، تالیف سید علی خامنہ ای *

http://www.ahadewilayat.com

رہبر انقلاب کی دیگر بعض کتب :

ہمارے ائمہ اور سیاسی جدوجہد

روح توحید

صبر

پیشوائے صادق

عاشورا کے امانت دار

فلسفہ عزاداری

مسئلہ فلسطین

پیغمبر رحمت

نماز کی گہرائیاں

شخصیت امیر المومنین

معاشرے میں عورت کا کردار اور مقام

طلوع عشق

تعلیم احکام

کلام رہنما

عورت کا رتبہ

اسلامی بیداری

عاشورائی کلام

فارسی زبان وادب کے امین

بارانِ رحمت

صادق آل محمد

شمع فانوس

قیام امام حسینؑ

فلسطین